آقا کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت جھاڑ پھونک (دم) اور تعویذ کرنے کی مسنون دعائیں اور طریقہ کار

حضور نبی اکرم ﷺ کی سنن مبارکہ میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ آقا کریم ﷺ قرآنی آیات اور مختلف دعاؤں سے دم فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رات کو سوتے وقت خود اپنے اوپر دم فرماتے جو یقیناً ہم امتیوں کی تعلیم کے لئے تھا۔ اسی طرح جب آپ ﷺ کی بارگاہ میں کسی بیمار کو لایا جاتا تو آپ ﷺ اس پر دم فرماتے۔ آپ ﷺ نے نظرِ بد لگ جانے پر دم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ بسا اوقات آقا کریم ﷺ نے بعض جھاڑ پھونک (دم) کرنے سے منع بھی فرمایا لیکن وہ ایسا دم جس میں کوئی کفریہ یا شرکیہ الفاظ ہوں۔ مندرجہ ذیل سطور میں آقا کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اعمال و اقوال سے ثابت دم کرنے کا جواز، کون سا دم (جھاڑ پھونک) منع ہے اور کون کون سا دم کرنا سنتِ رسول ﷺ ہے، تمام روایات درج ہیں۔

قارئین کوشش فرمائیں کہ ان وظائف کو یاد فرمالیں اور جس طرح احادیث مبارکہ میں درج ہیں اسی طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ سنت وظائف ہیں، آقا کریم ﷺ کے بتائے ہوئے دم ہیں، ان کے فوائد کا احاطہ ہی ممکن نہیں۔

(مندرجہ ذیل سطور کے لئے مفتی عبد القیوم خان ہزاروی دامت برکاتہم کے ایک تفصیلی و تحقیقی فتوی سے استفادہ کیا ہے)۔

دم کرنے کا جواز

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما أنزل الله داءً إلّا أنزلَ له شفاء۔

اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کے لیے شفاء نہ اتاری ہو۔ صحیح بخاری، کتاب الطب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فِي الرُّقْيَةِ مِنَ العينِ وَالحُمَةِ والنَّمْلة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں کیلیے جھاڑ پھونک کی اجازت دی: (1) نظر بد (2) بچھو وغیرہ کے کاٹے پر (3) پھوڑے پھنسی کیلیے۔ صحیح مسلم

امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یأمرها أن تسترقی من العین.

کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو نظر بد سے بچنے کیلیے دم کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم

امّ المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر ایک لڑکی دیکھی جس کا چہرہ زرد تھا۔ فرمایا:

اِسْتَرْقُوْا لها فانّ بها النظرة.

اسے دم کرو، اسے نظر لگ گئی ہے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نھٰی رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنِ الرُّقیٰ، فجاء آل عمرو بن حزم اِلی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ اِنّہ کانت عندنا رقیۃٌ نرقی بھا من العقرب وانک نھیت عن الرقی قال فَعَرضُوْھَا علیہ فقال ما أری بأسا من استطاع منکم أنْ ینفعَ أخاہ فَلْیَنْفَعْہُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا، عمرو بن حزم کے خاندان والوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ! ہمارے پاس ایک وظیفہ تھا، جس سے ہم بچھو کے کاٹے کو جھاڑتے تھے اور آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمادیا ہے، ان لوگوں نے وہ ورد وظیفہ سرکار کے سامنے پیش کیا، فرمایا مجھے تو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی، تم میں جو کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے اسے ضرور نفع پہنچائے۔ صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل

عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے: ہم لوگ دور جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِعْرِضُوْا عَلَیَ رُقاکم، لَا بأسَ بالرُّقٰی مالَمْ یکُنْ فِیْہِ شِرکٌ۔

اپنا جھاڑ پھونک مجھ پر پیش کرو (پھر فرمایا) جب تک شرک نہ ہو جھاڑ پھونک (دم) میں حرج نہیں۔ صحیح مسلم

سیدہ شفاء بنت عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

الا تُعَلِّمِیْنَ ھٰذہ رقیۃ النملۃ کما عَلَّمْتِیھا الکتابۃ۔

(اے شفاء!) تم اس (حفصہ) کو پھوڑے پھنسی کا دم کیوں نہیں سکھاتیں؟ جیسے تم نے اسے لکھنا سکھایا۔ سنن ابو داؤد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ جھاڑ پھونک کرتے جس میں شرک کی آمیزش تھی تو سرکار نے دم کرنے سے منع فرما دیا ایک صحابی کو سانپ نے ڈس لیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

هَلْ مِن رَاقٍ يَرْقِيْه فقال رجل: إِنِّي كنتُ أَرْقِي رُقيةً، فلمّا نهيتَ عن الرقى تركتُها، قال: فاعرضها عليّ، فعرضتها عليه، فلم يرَ بها بأساً فأمره فرقاه.

کوئی دم کرنے والا ہے جو اس شخص کو جھاڑے؟ ایک صاحب نے عرض کی سرکار میں دم جھاڑ کرتا تھا پھر سے آپ سرکار نے منع فرمایا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا: لاؤ میرے سامنے میں نے سرکار کی خدمت میں پیش کر دیا اس میں کوئی غلط بات نہ پا کر فرمایا: اسے جھاڑو، اس نے سانپ ڈسے کو جھاڑ لیا۔ مصنف عبد الرزاق

رسول اللہ ﷺ خود کون کون سا دم فرمایا کرتے تھے؟

نوٹ: راوایات میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دم اور دعا کے الفاظ مبارک اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دم اور دعا کے الفاظ مبارک سبز رنگ میں ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أنّ النّبيّ صلى الله عليه و آله وسلم كانَ ينفث على نفسه في المرض الّذي مات فيه بِالْمُعَوِذَاتِ. فلمّا ثُقّل كُنْتُ أَنفث عليه بهنّ وأَمْسَحُ بيد نفسه لبركتها فسألت الزّهري كيف ينفث قال كانَ يَنْفِثُ على يديه ثم يَمْسَح بهما وجهه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض موت میں معوّذات (سورہ خلق، سورہ الناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔ جب کمزور ہوگئے تو وہی کلمات پڑھ کر میں دم کرتی تھی اور میں حصول برکت کیلیے آپ سرکار کے ہاتھ مبارک چھوتی۔ معمر کہتے ہیں میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا حضور اپنے اوپر کیسے دم کرتے تھے؟ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مبارک ہاتھوں پر دم کرکے چہرہ اقدس پر مل لیتے تھے۔ صحیح بخاری

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں: الرُّقٰی بفاتحۃ الکتاب فاتحہ سے دم کرنا کے عنوان سے باقاعدہ ایک باب قائم کیا ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام کا قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ پر گزر ہوا۔ انہوں نے ان صحابہ کرام کی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثناء میں ان لوگوں کے سردار کو سانپ یا بچھّو کا ڈنگ لگا۔ بستی والوں نے کہا تمہارے پاس کوئی دواء یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی (کھانا نہیں کھلایا) ہم (بھی) دم نہیں کریں گے جب تک بکریوں کا پورا ریوڑ ہمیں نہ دو اب ان لوگوں نے بکریوں کا ریوڑ ان حضرات کو دیا حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ لعاب دہن جمع کرکے زخم پر لگایا۔ وہ شخص ٹھیک ہوگیا۔ بکریوں کا ریوڑ ان کے سپرد کرنے لگے تو صحابہ کرام کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں لیں گے۔ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ ہنس پڑے اور فرمایا:

ما أدراك أنها رُقْيَةٌ، خذوها واضربوا لي بِسَهْمٍ۔

تجھے کیسے پتہ چل گیا کہ یہ دم ہے؟ لو! اور میرا حصہ مجھے دو!۔ صحیح بخاری

عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا اے ابو حمزہ (انس کی کُنیت) میں بیمار ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا: کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے یہ دم کیا:

اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاسِ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقْمًا۔

اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف دُور فرمانے والے شفاء عطا فرما، تُو ہی شفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔ صحیح بخاری

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اہل خانہ کیلیے اس طرح دم کرتے تھے۔ دائیاں ہاتھ مبارک درد کی جگہ رکھ کر یہ دعا پڑھتے:

اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْھَبِ الْبَاسَ، اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقْمًا۔

اے اللہ! لوگوں کے پروردگار بیماری ختم فرما اور اسے شفاء عطا فرما، اور تو وہی شفاء بخشنے والا ہے۔ شفاء تو بس تیری شفاء ہے، ایسی شفاء جو بیماری کا نام و نشاں نہ چھوڑے۔ صحیح بخاری

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دم فرماتے:

اَمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لَا کَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ۔

تکلیف دُور فرما پروردگار عالم! تیرے ہی ہاتھ ہے شفاء اس تکلیف کو تیرے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ صحیح ابن حبان، الجمع بین الصحیحین

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض سے فرماتے تھے:

بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض بزرگوں کا لعاب (تھوک) یہ شفاء بخشے گا ہمارے بیمار کو، ہمارے رب کے حکم سے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے:

نَفَثَ فِیْ کَفَّیهِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ و بِالمعوّذتَیْنِ جَمِیْعًا ثُمّ یَمْسَحُ بِهِما وَجْهَه وَمَا بَلَغَتْ یَدَاهُ مِنْ جَسَدِه، قالَت عائشةُ: فلَمَّا اشْتَکٰی کانَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِه.

تو **قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ** (سورہ اخلاص) اور **مُعوّذتَیْن** (آخری دو سورتیں) پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرہ اقدس اور جسم اقدس پر جہاں تک ہاتھ مبارک پہنچتے ملتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے مجھے ویسے ہی دم کرنے کا فرماتے۔ صحیح بخاری

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا ایک اعرابی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میرے بھائی کو درد ہے فرمایا کیا درد ہے؟ عرض کی حضور کچھ ہے فرمایا میرے پاس لاؤ، وہ اسے لائے اور سرکار کے سامنے رکھ دیا، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری چار آیتیں اور یہ دو آیتیں: **وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هو الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ** اور آیۃ الکرسی اور سورہ اٰل عمران کی یہ آیت: **شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** اور ایک یہ آیت سورہ الاعراف سے: **اِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** اور سورہ المؤمنون کے آخر سے: **فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ** اور سورہ جن کی آیت: **وَاَنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا** اور سورہ الاخلاص اور مُعوّذتین پڑھ کر دم کیا تو وہ شخص ایسے اُٹھ کھڑا ہوا جیسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ المستدرک للحاکم، کنزالعمال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان اذا اصابہ رمد او احد من اھلہ و اصحابہ دَعَا بِھٰؤلَآءِ الکلمات:

اللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ واجْعَلْہُ الورث منیّ وارنی فی العدّو ثاری وانصرنی علی مَن ظَلَمَنِیْ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپ کے کسی گھر والے اور صحابہ کرام میں سے کسی کی آنکھوں میں آشوب ہو جاتا تو ان کلمات سے دم دعا فرماتے: اے اللہ میری آنکھ سے مجھے فائدہ دے اور اس کو میرا وارث بنا اور دشمن میں مجھے بدلہ دکھا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک کی آواز سن کر یہ پڑھے:

الحمد لِلّٰہِ علی کُلِّ حَالٍ۔

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

اسے داڑھ اور کان کا درد نہ ہو گا۔ المستدرک للحاکم، کنز العمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنْ قال حِیْنَ یمسی أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

شام کے وقت جو کوئی یہ پڑھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے اس رات اسے سانپ نہیں ڈسے گا۔ المستدرک للحاکم

قیس بن طلق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دم کرتے ہوئے یوں کہتے تھے:

كان إذا اشتكى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رقاه جبرئيل عليه السلام قال: بِسْمِ اللهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ ومِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ۔

اللہ کے نام سے وہ آپ کو ٹھیک کرے گا ہر بیماری سے آپ کو شفاء دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب حسد کرے اور ہر نظر والے کی نظر بد سے۔ صحیح مسلم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

یا مُحَمّد اُشتکیتَ قال نعم۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بیمار ہیں؟ فرمایا ہاں

انہوں نے یہ دم پڑھا:

بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كلّ شي يُؤْذِيْكَ مِنْ شرّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حاسدٍ اللهِ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ۔

اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے ہر نفس یا نظرِ حاسد کے شر سے، اللہ آپ کو شفاء دے، اللہ کے نام سے آپ کو دم (جھاڑ) کرتا ہوں۔ صحیح مسلم، مسند ابویعلی الموصلی

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور کو سخت بخار تھا، انہوں نے یہ دم پڑھا:

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيٍ يُؤْذِيْكَ من كُلِّ حَسَدٍ وَّحَاسِدٍ وَكُلِّ غَمٍّ وَاِسْمُ اللهِ يَشْفِيْكَ۔

میں اللہ کے نام سے آپ کو جھاڑتا ہوں، ہر ایسی چیز سے جو آپ کو تکلیف دے ہر حسد اور حسد کرنے والے سے اور ہر غم سے اور اللہ کا نام آپ کو شفا دے۔ المستدرک للحاکم

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام قسم کے دردوں اور بخار سے شفاء پانے کیلئے یہ دعا سکھاتے تھے:

بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

خدائے بزرگ و برتر کے نام سے میں خدائے بزرگ سے پناہ مانگتا ہوں، رگ سے بہتے خون کے شر سے اور آگ کی تپش کے شر سے۔ مصنف عبد الرزاق

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ!

رَأَيْتَ اتِّقاءً نَتَّقِيه، ودواءً نتداوى به، ورقىً نسترقي بها، أَتُغْنِيْ مِنَ الْقَدْرِ فقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم: هِيَ من القدر.

آپ کے خیال مبارک میں ہم کسی چیز سے بچاؤ کی تدبیر کرتے ہیں یا کسی تکلیف میں دواء استعمال کرتے ہیں یا کسی دم سے جھاڑ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں ہمیں تقدیر سے بچالیں گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کچھ تقدیر ہے۔ مصنف عبد الرزاق، مسند احمد بن حنبل

کون سا دم کرنا منع ہے؟

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بل المدح فی ترك الرقی المراد بها الرقی التی هی من كلام الكفار و الرقی المجهولة و التی بغير العربية و ما لا يعرف معناها فهٰذه مذمومة لاحتمال أن معناها كفر أو قريب منه أو مكروه و أما الرقی بِآيات القرآن و بالأذكار المعروفة فلا نهی فيه بل هو سنّة.

حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ جن احادیث میں جھاڑ پھونک ترک کرنے کی تعریف ہے اس سے مراد وہ دم ہے جو کافروں کے کلام سے کیا جائے یا مجہول کلمات سے ہو یا غیر عربی ہو یا جن کا معنی کچھ نہ ہو یہ جھاڑ پھونک (گنڈے تعویذ) مذموم ہیں۔ کیونکہ کفر یا اس کے قریب یا مکروہ ہونے کا احتمال ہے۔ رہ گیا قرآنی آیتوں یا مشہور و معروف اذکار سے دم کرنا تو یہ منع نہیں بلکہ یہ تو سنّت ہے۔ وقد نقلوا الاجماع علی جواز الرقی بالآیات و اذکار اللہ تعالیٰ۔ ائمہ دین نے آیتوں اور اللہ کے اذکار سے دم کرنے کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے۔ امام نووی، شرح صحیح مسلم، باب الطب والمرض ولرقی

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے بچوں کو کون سا تعویذ پہناتے تھے؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ» وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے تو (یہ دعا) پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و جامع کلمات کے ذریعہ اللہ کے غضب، اللہ کے عذاب اور اللہ کے بندوں کے شر و فساد اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔ (یہ دعا پڑھنے سے) یہ پریشان کن خواب اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے، اور جو بچے نابالغ ہوتے تھے ان کے لیے یہ دعا لکھ کر ان کے گلے میں (بطور تعویذ) لٹکا دیتے تھے۔ سنن ابوداؤد، باب: کیف الرقی۔ مسند الصحابہ فی کتب التسعۃ۔ الدعاللطبرانی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شرکیہ وکفریہ دم، جھاڑ پھونک اور جھوٹے عاملوں کے جعلی تعویذوں سے بچنے کی اور آقا کریم ﷺ کی مسنون دعاؤں، مسنون دم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بیان کردہ تعویذ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین اللھم آمین۔

طالب دعا: محمد احمد رضا

Muhammadahmadraza.com

Youtube.com/c/MuhammadAhmadRazaOfficial